اسلامی معیشت کے رہنما اصولوں کو بیان کریں، کیا عصرِ حاضر کے معاشی مسائل کا حل انہی اصولوں میں ہے وضاحت کریں۔

1۔ تعارف:۔

اسلام ایک دین ہے اور مکمل ضابطہ حیات فراہم کرتا ہے اسلام زندگی کے ہر پہلو خواہ سماجی، معاشی، دینی ہر لحاظ سے مکمل رہنمائی عطا کرتا ہے۔ تجارت اور خرید و فروخت کے تمام اصولوں کو بھی شریعت میں بیان کیا گیا ہے۔ اسلامی معیشت کے رہنما اصولوں میں چند اصول نمایاں ہیں جیسے معاشی جدوجہد، اسراف کی ممانعت، حلال و حرام میں فرق وغیرہ۔ اسلام کا معاشی نظام ایک انقلابی نظام ہے جو غربت کے خاتمے کو یقینی بناتا ہے: اسلام دو انتہاؤں کیپیٹلزم (Capitalism) اور کمیونزم (Communism) جو زیادہ سے زیادہ کاروبار اور اشتراکیت اور سرمایہ داری کی بات کرتا ہے کی نفی کر کے سنہری اصولوں کی بات کرتا ہے جو سب کیلئے یکساں ہو اور متوازن معاشرہ قائم ہوتا ہے۔ ان اصولوں کو اپنا کر آج کا معاشرہ ایک متوازن اور کامیاب معاشرہ بن سکتا ہے۔

2۔ اسلامی معیشت کے نظام کے اصول:۔

انسان کی معاشی ضروریات کو پورا کرنے کیلئے اسلام نے اس نظام کیلئے اصول بنائے جو مستحکم بنیادوں پر قائم ہیں:

DAY: ____________ DATE: ____________

۱- معاشی جدوجہد:-

اسلام نے نظامِ معیشت کے اصولوں میں ایک اصول یہ رکھا ہے کہ انسان محنت کرے، تگ و دو کرے اور زیادہ سے زیادہ کمائے۔ اپنا پیٹ پالنے کیلئے محنت کرے، کاروبار کرے کیونکہ کمانا عبادت ہے۔

قرآن مجید میں ارشاد ہے:

ترجمہ: "وہی ہے جس نے تمہارے فائدے کیلئے پیدا کیا جو کچھ زمین میں ہے سارے کا سارا۔" (البقرۃ: 29)

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں کہا ہے کہ ساری زمین میں تمہارے لیے فائدہ مند چیزیں بنائی ہیں انکو تلاش کرو اور اس سے اپنا حصہ ازخود حاصل کرو جیسا کہ ارشاد ہے:-

ولا تنس نصیبك من الدنیا

ترجمہ: "اور دنیا میں سے اپنا حصہ فراموش نہ کر۔" (القصص: 77)

ایک اور جگہ ارشاد ہے:-

ترجمہ: "ہم نے تمہیں زمین میں اختیارات کے ساتھ بسایا اور تمہارے لیے یہاں سامان زیست فراہم کیا، مگر تم لوگ کم ہی شکرگزاری کرتے ہو۔" (الاعراف: 7)

۲- اخلاقی اصول:-

اسلام نے چند اخلاقی اصول بتائیں جن کہ میں

DAY: ________ DATE: ________

طرح سے رزق کمانا ہے۔ حلال اور حرام میں فرق انہی اخلاقی اصولوں کے تحت بتائے ہیں۔

(i) **چوری کی ممانعت**

حلال طریقے سے رزق کماؤ اور چوری سے منع فرمایا کہ چوری کی سزا ہاتھ کاٹنا قرار دی۔

قرآنِ مجید میں ارشاد ہے:

"چوری کرنے والے مرد اور چوری کرنے والی عورت دونوں کے ہاتھ کاٹ دو" (المائدہ: 30)

(ii) **رشوت کی ممانعت**

اسلام میں رشوت کی ممانعت کی گئی ہے۔

حدیث نبوی ہے کہ:

"رشوت لینے اور دینے والا دونوں جہنم میں ہیں"

(iii) **بھیک کی ممانعت:**

اسلام میں کسی دوسرے کے آگے ہاتھ پھیلانے سے منع فرمایا ہے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"جو ہاتھ پھیلا کر بھیک مانگتا ہے قیامت کے دن اسکی پیشانی پر نشان ہوگا"

آج کے دور میں سب سے زیادہ بھیک مانگتے ہوئے لوگ دکھتے ہیں۔ غربت کی وجہ سے یہ لوگ بھیک مانگتے ہیں کیونکہ ظاہر ہے اس ملک کا معاشی نظام بہتر طریقے سے چل نہیں رہا۔ اسلام ان سب کی تردید کرتے ہوئے یہ بتاتا ہے کہ ہر انسان محنت کرے اور

DAY: ____________ DATE: ____________

اپنی زمین سے اپنا حصہ لے یا چھوڑ دے اور کسی کے آگے بھیک نہ مانگے۔ جب ہر انسان خود محنت کرے گا کمائے گا تو بھیک نہیں مانگنی پڑے گی۔

3. تجارتی اصول:-

اسلام کاروبار کو فروغ دیتا ہے۔ کاروبار میں برکت بھی زیادہ ہوتی ہے۔ مگر یہ کہ تجارت باہمی رضامندی سے ہونی چاہیے اور کوئی زور زبردستی نہیں ہونی چاہیے۔

قرآن مجید میں ارشاد ہے:-

لا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل

ترجمہ: "آپس میں ایک دوسرے کے مال باطل طریقوں سے نہ کھاؤ۔" (النساء: 29)

(i) تجارت میں ایک دوسرے کو دھوکہ نہ دو۔ ایک دفعہ نبی کریم ﷺ مارکیٹ میں گئے تو وہاں ایک آدمی گندم بیچ رہا تھا اگر گندم نیچے سے گیلی تھی تو آپ ﷺ نے فرمایا:-

"جو دھوکہ دے کر تجارت کرے وہ ہم میں سے نہیں۔"

(ii) ناپ تول میں کمی نہ کرنا

اسلام ناپ تول میں کمی کی ممانعت کرتا ہے۔ حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم پر عذاب بھی اسی وجہ سے ہوا کہ وہ ناپ تول میں کمی کرتے تھے تو اللہ نے زلزلے کے ذریعے انہیں عذاب دیا۔

(iii) ذخیرہ اندوزی کی ممانعت

DAY: DATE:

اسلام میں ذخیرہ اندوزی کی ممانعت ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اسلام میں ذخیرہ اندوزی کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے کہ

ترجمہ: "اور جو لوگ سونا چاندی جمع کرتے ہیں اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انہیں دردناک عذاب کی وعید سناؤ"۔ (التوبہ: 34)

4. آمدن کے ذرائع:-

اسلام ہمیشہ محصولات کو فروغ دیتا ہے۔ غریبوں کی مدد کیلئے صدقات وغیرہ بھی فرض ہیں۔ جیسا کہ مسلمانوں پر زکوٰۃ فرض ہے اور غیر مسلمانوں پر جزیہ فرض ہے۔ زمیندار پر عشر فرض ہے جبکہ غیر مسلم زمیندار پر خراج فرض ہے۔

جب جنگیں ہوتی ہیں اور ان میں نقصان اٹھانے والے لوگوں کی مدد کیلئے مال غنیمت اور مال فے وغیرہ بنوانے کا حکم دیتا ہے۔

اگر دیکھا جائے تو آج کے دور میں غریب لوگ جو اپنی عزت نفس کی خاطر کسی کے آگے ہاتھ نہیں پھیلاتے تو ان کی مدد انہی صدقات صدور وغیرہ سے ہو سکتی ہے۔ جو لوگ معاشی مسائل سے دوچار ہیں ان کی اسلام کے اس اصول کے تحت مدد کی جا سکتی ہے۔

5. سماجی تحفظ کو یقینی بنایا:-

Scanned with CamScanner

DAY: ________ DATE: ________

اسلام کے معاشی نظام کی امتیازی خوبی ہے کہ محتاج بے نوا نہیں جائیں اور غریبوں کی مدد کی جائے۔ جن کا کوئی والی وارث نہ ہو اُنکی مدد کی جائے۔

جیسا کہ حضرت عمر فاروقؓ کے دور میں لوگوں کو ماہانہ وظیفہ دیا جاتا تھا۔ ضرورت مندوں کی ضرورت پوری کی جاتی تھی۔ اس وقت اسلام لوگوں کی بنیادی ضروریات پوری کرنے کیلئے بیت المال بنایا گیا۔ اور سب لوگوں کی بنیادی ضروریات پوری کی جاتی۔

آج کے مسائل کو مدنظر رکھتے ہوئے اس اصول پر عمل کرتے بہت سے ضرورت مند لوگوں بیواؤں جن کا کوئی والی نہیں اُنکو تحفظ دیا جاسکتا ہے۔

6. روزگار کے نام پر غلام نہ بنانا:-

اسلام یہ درس دیتا ہے کہ روزگار کے نام پر کسی انسان کو غلام نہ بناؤ۔ اُسکی تذلیل نہیں کرو۔ اسلام انسان کو عزت کا تحفظ دیتا ہے۔ اُسکا حق دیتا ہے۔ یہ کہ مزدور کو غلام نہ بناؤ روزگار کے نام پر۔

حدیث نبویؐ ہے کہ:-

"مزدور کو اس کی مزدوری پسینہ خشک ہونے سے پہلے دے دو۔"

اسکا معاوضہ وقت پر دو۔ حضرت عمرؓ نے بھی فرمایا کہ جب لوگوں کو اُنکی ماؤں نے آزاد پیدا کیا ہے تو تم اُن کو روزگار کے نام

Scanned with CamScanner

DAY: ____________ DATE: ____________

پر غلام نہیں بنا سکتے۔

7- گردشِ دولت کا فروغ :-

اسلام کا ایک اصول یہ ہے کہ دولت چند ہاتھوں میں نہ رہے بلکہ گردش کرتی رہے۔ اس لیے صدقات، زکوٰۃ، وصیت اور وراثت وغیرہ متعارف کروائے اور امیر، غریب کا فرق مٹایا۔

قرآن مجید میں ارشاد ہے :-

کی لا یکون دولۃ بین الاغنیاء منکم

ترجمہ: "ایسا نہ ہو کہ دولت تمہارے مال داروں کے درمیان گردش کرتی رہے" (الحشر: 7)

دولت کی گردش سے افراطِ زر بھی کنٹرول ہوتا ہے۔ بے روزگاری ختم ہوتی ہے۔ فقر و فاقہ سے نجات ملتی ہے۔

آج کے مسائل میں اہم مسئلہ بے روزگاری بھی ہے۔ جب دولت گردش نہیں کرے گی امیروں کے ہاتھ رہے گی تو معاشرے میں توازن نہیں رہے گا۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ نے بھی فرمایا

"قریب ہے کہ غربت کفر تک پہنچا دے"

کیونکہ غریب انسان اپنا پیٹ بھرنے کیلئے مختلف جرائم کرتا ہے جو کہ اسلام میں ناقابل برداشت ہیں۔ صدقات، زکوٰۃ دینے سے دولت تقسیم ہوتی ہے، افراطِ زر کنٹرول ہوتی ہے، درآمدات برآمدات بڑھتی ہیں لوگو اس کام کیلئے لوگوں کی ضرورت پڑتی ہے یوں بہت سے روزگار لوگوں کو روزگار مل جاتا ہے

DAY: ______ DATE: ______

8- سود سے پاک معیشت:-

ربا عربی زبان کا لفظ ہے جسکا مطلب ہے
"اضافہ ہونا، نشوونما ہونا"۔

اصطلاحی معنوں سے مراد دولت میں حرام طریقے سے اضافہ ہونا۔

قرآن پاک میں بھی سورۃ البقرہ کی آیات 275-279 تک سود کے بارے میں بھی بیان کیا گیا ہے۔

"سود اللہ اور اس کے رسول کے خلاف اعلان جنگ ہے"۔

اسلام سود سے منع فرماتا ہے۔ جو لوگ سود کا کام کرتے ہیں وہ کبھی بھی اپنے پیروں پر کھڑے نہیں ہو سکتے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے:

"اے ایمان والو سود دوگنا چوگنا کر کے نہ کھاؤ"۔ (آل عمران: 130)

نبی کریم ﷺ نے سود کھانے، دینے والے، اسکا حساب کتاب رکھنے والے اور اسکی گواہی دینے والے پر لعنت بھیجی ہے۔ آپ ﷺ نے سب سے پہلے اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا سود معاف کیا۔

← اسلام میں سود اس لیے منع ہے کہ یہ ارتکاز دولت ہے جبکہ دولت امیروں میں رہے گی اور معاشرے میں منصفانہ نظام نہیں چل سکے گا۔ آج کے دور میں سود سب سے زیادہ لیا اور دیا جاتا ہے اسی وجہ سے معاشرے میں منصفانہ نظام بھی نہیں ہے امیر امیر سے امیر تر اور غریب غریب تر۔

اسلام قرض حسنہ کی اجازت دیتا ہے کہ جتنا رقم لو اتنی واپس دو۔

3۔ خلاصۂ بحث:-

اسلام کے معاشی نظام میں اور انسان کے معاشی مسائل کو حل کرنے کیلئے جو تدابیر اختیار کی گئی ہیں وہ معاشی ضروریات کی تسکین کرنے کے ساتھ ساتھ فکری آزادی کو بھی ملحوظ رکھتی ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے اسلام نظام نافذ کیا جائے تاکہ دولت کی منصفانہ تقسیم ہو، حلال طریقے سے رزق کمایا جائے اور حلال جگہ پر استعمال ہو۔ جب دولت سے حرام کے نقصانات ختم ہو جاتے ہیں تو معاشرے میں ویسے ہی توازن برقرار ہو جاتا ہے۔

Scanned with CamScanner